خطبہ:55

نیشنل امام کونسل، امریکا

اہلِ بیت اطہار کی تعظیم: اسلام کا معتدل راستہ

تمہید:

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں۔ ہم اسی کی حمد کرتے ہیں، اسی سے مدد چاہتے ہیں، اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ ہم اپنے محبوب نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، آپ کے اہلِ بیتِ اطہار، آپ کے جلیل القدر صحابۂ کرام، اور قیامت تک اخلاص کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والوں پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔

اسلام کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ وہ ہمیں ہر شخص کو وہ مقام اور عزت دینے کی تعلیم دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا فرمائی ہے۔ ہم انبیائے کرام علیہم السلام سے محبت کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی رسالت کے لیے منتخب فرمایا۔ ہم صحابۂ کرام سے محبت کرتے ہیں کیونکہ انہوں نے اسلام کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ ہم صالحین سے محبت کرتے ہیں کیونکہ وہ تقویٰ اور نیکی کے راستے پر قائم رہے۔ اسی طرح ہم اہلِ بیتِ اطہار سے محبت کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے محبوب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نسبت عطا کر کے عظیم شرف بخشا۔

بدقسمتی سے تاریخ کے مختلف ادوار میں اہلِ بیت کا موضوع بعض اوقات امت کے اندر اختلاف اور تفرقے کا سبب بن گیا۔ کچھ لوگوں نے ان کے حقوق ادا کرنے میں کوتاہی کی، جبکہ بعض نے ان کے مقام و مرتبہ میں ایسی غلو آمیزی اختیار کی جو اسلام کی تعلیمات سے مطابقت نہیں رکھتی۔ اہلِ سنت والجماعت کا مسلک اعتدال اور توازن کا مسلک ہے۔ ہم اہلِ بیت سے گہری محبت کرتے ہیں، ان کی عظمت و حرمت کا اعتراف کرتے ہیں، ان کی عزت و ناموس کا دفاع کرتے ہیں اور ان کی سیرت و کردار کو اپنی زندگی کا نمونہ بناتے ہیں، مگر ساتھ ہی قرآن و سنت کی حدود اور تعلیمات پر بھی مضبوطی سے قائم رہتے ہیں۔

آج ہم اس بات پر غور کریں گے کہ اہلِ بیت سے محبت صرف ایک جذباتی وابستگی نہیں، بلکہ ایمان کا تقاضا، رسول اللہ ﷺ سے محبت کا اظہار، اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

1۔اہلِ بیت کون ہیں؟

محترم بھائیو اور بہنو!

اہلِ بیت کے لفظی معنی ہیں ”گھر والے“ یا ”اہلِ خانہ“۔ اسلامی اصطلاح میں اس سے مراد رسول اللہ ﷺ کا وہ مبارک خاندان ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ایک خصوصی مقام و مرتبہ عطا فرمایا۔

قرآنِ مجید اور صحیح احادیث کی روشنی میں اہلِ بیت میں درج ذیل حضرات شامل ہیں:

- رسول اللہ ﷺ کی ازواجِ مطہرات، جو ”امہات المؤمنین“ ہیں۔
- سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔
- سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا۔
- سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ۔
- سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ۔
- ان کی صالح اولاد۔
- بنو ہاشم کے وہ مومن افراد جن پر زکوٰۃ لینا حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

”اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے اہلِ بیت! تم سے ہر قسم کی ناپاکی کو دور کردے اور تمہیں خوب پاک وصاف کردے۔“ (احزاب: 33)

یہ آیت اس خصوصی عزت، فضیلت اور روحانی مقام کو واضح کرتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسول ﷺ کے اہلِ بیت کو عطا فرمایا۔ تاہم ان کی عظمت صرف نسب کی بنیاد پر نہیں تھی، بلکہ ان کے ایمان، تقویٰ، علم، قربانی، عبادت اور اسلام کے لیے بے مثال خدمات کی وجہ سے بھی تھی۔ اسی لیے ایک مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اہلِ بیت سے محبت کرے، ان کی تعظیم و تکریم کرے، ان کی سیرت سے رہنمائی حاصل کرے، اور ان کی نیکی، تقویٰ اور اتباعِ سنت کو اپنی زندگی میں اپنانے کی کوشش کرے، جبکہ قرآن وسنت کی تعلیمات کے مطابق اعتدال اور توازن کو ہمیشہ برقرار رکھے۔

2۔اہلِ بیت سے محبت اور ان کی تعظیم: قرآن وسنت کا حکم

اہلِ بیت سے محبت محض ایک جذباتی وابستگی یا ثقافتی روایت نہیں، بلکہ یہ ایمان کا تقاضا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کا حصہ ہے۔ قرآنِ مجید مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ کے اہلِ بیت کی محبت اور تعظیم کا حکم دیتا ہے، جبکہ خود رسول اکرم ﷺ نے بار باران کے حقوق کی تاکید فرمائی اور اپنے قول و عمل سے ان سے بے مثال محبت کا اظہار کیا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قُل لَّآ أَسۡأَلُكُمۡ عَلَيۡهِ أَجۡرًا إِلَّا ٱلۡمَوَدَّةَ فِي ٱلۡقُرۡبَىٰ

''آپ فرما دیجیے: میں اس (دعوتِ دین) پر تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا، سوائے اس کے کہ میرے قرابت داروں سے محبت کرو۔''

(الشوریٰ:23)

اکثر مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ اس میں امتِ مسلمہ کو رسول اللہ ﷺ کے اہلِ بیت سے محبت، ان کی عزت و تکریم اور ان کے حقوق کی پاسداری کی تلقین کی گئی ہے۔ یہ محبت صرف زبانی دعوے یا جذبات تک محدود نہیں ہونی چاہیے، بلکہ اس کا عملی اظہار بھی ضروری ہے۔ ہم ان کی عزت کریں، ان کے مقام و مرتبہ کا دفاع کریں، ان کے علم و کردار سے رہنمائی حاصل کریں، اور ان کی تقویٰ، عبادت اور اللہ سے وفاداری کو اپنی زندگی کا نمونہ بنائیں۔

رسول اللہ ﷺ نے بھی اس حکم کی بار بار تاکید فرمائی۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي

''میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر اپنے اہلِ بیت کے بارے میں نصیحت کرتا ہوں۔'' (صحیح مسلم)

صحیح مسلم کی روایت کے مطابق، آپ ﷺ نے یہ جملہ تین مرتبہ دہرایا، تاکہ امت کو یہ احساس دلایا جا سکے کہ آپ کے بعد اہلِ بیت کے حقوق کی حفاظت اور ان کی عزت و تکریم ایک اہم دینی ذمہ داری ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنے طرزِ عمل سے بھی اہلِ بیت سے بے مثال محبت کا اظہار فرمایا۔ جب بھی آپ کی محبوب صاحبزادی سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا تشریف لاتیں تو آپ ﷺ ان کے استقبال کے لیے کھڑے ہو جاتے، انہیں بوسہ دیتے اور اپنے پاس بٹھاتے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي

''فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔'' (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

اسی طرح آپ ﷺ کو اپنے نواسوں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما سے بے حد محبت تھی۔ آپ ﷺ انہیں اپنے کندھوں پر اٹھاتے، نماز میں سجدہ اس وقت تک لمبا کر دیتے جب وہ آپ کی پشت پر چڑھ جاتے، اور ان کے حق میں دعا فرماتے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا

''اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما۔'' (صحیح بخاری)

ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا:

الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

''حسن اور حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔'' (جامع ترمذی)

یہ تمام تعلیمات واضح کرتی ہیں کہ اہلِ بیت سے محبت اور ان کی تعظیم سنتِ نبوی ﷺ کا ایک لازمی حصہ ہے اور درحقیقت رسول اللہ

ﷺ سے سچی محبت کا عملی اظہار بھی ہے۔ اہلِ بیت کی زندگیاں ایمان، علم، تقویٰ، قربانی، تواضع اور اسلام کی خدمت کا ایسا روشن نمونہ ہیں جو ہر مسلمان کے لیے قیامت تک مشعلِ راہ ہیں۔

3۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے اہلِ بیت سے محبت پر اتنا زور کیوں دیا؟

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے ہمیں اہلِ بیت سے محبت کا حکم صرف اس لیے نہیں دیا کہ وہ نبی کریم ﷺ کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے، بلکہ اس لیے کہ وہ ایمان، علم، تقویٰ، استقامت، عدل، صبر اور اتباعِ سنت کے بہترین نمونے تھے۔ حقیقی محبت ہمیشہ پیروی کا تقاضا کرتی ہے۔ جب ہم کسی سے سچی محبت کرتے ہیں تو اس کے کردار، اخلاق اور طرزِ زندگی کو اپنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی لیے اہلِ بیت سے محبت کا اصل مقصد یہ ہے کہ مسلمان ان کی پاکیزہ سیرت کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں اور ان کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کی سنت سے مضبوطی سے وابستہ رہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا: كِتَابَ اللَّهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي

”اے لوگو! میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے، وہ ہے اللہ کی کتاب اور میرے اہلِ بیت۔“ (جامع ترمذی: 3786)

اسی طرح صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ نے بار بار فرمایا:

أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي

”میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر اپنے اہلِ بیت کے بارے میں نصیحت کرتا ہوں۔“ (صحیح مسلم: 2408)

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اہلِ بیت سے محبت بذاتِ خود مقصد نہیں، بلکہ اس کا مقصد امت کو اسلام کی صحیح تعلیمات سے وابستہ رکھنا ہے۔ اہلِ بیت نے رسول اللہ ﷺ کی آغوشِ تربیت میں پرورش پائی، آپ سے براہِ راست علم حاصل کیا، اور آپ کی سنت و تعلیمات کو عملی طور پر محفوظ رکھا۔ ان کی زندگیاں قرآن و سنت کے مطابق زندگی گزارنے کا بہترین نمونہ ہیں۔ لہٰذا اہلِ بیت سے سچی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ان کی سیرت، عبادت، اخلاق، صبر، عدل اور تقویٰ کی پیروی کریں اور ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی زندگی کو رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق ڈھالیں۔

نوٹ: حدیث کے الفاظ ”كِتَابَ اللَّهِ وَعِتْرَتِي“ جامع ترمذی اور دیگر کتبِ حدیث میں مروی ہیں، جبکہ صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ کا اہلِ بیت کے بارے میں بار بار فرمایا گیا ارشاد ”أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي“ نقل کیا گیا ہے۔

4۔ اہلِ بیت سے محبت: اعتدال اور توازن کا راستہ

اسلام ہر معاملے میں اعتدال کی تعلیم دیتا ہے، اور اہلِ بیت سے محبت بھی اس سے مستثنیٰ نہیں۔ اہلِ سنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ ہم اہلِ بیت سے دل کی گہرائیوں سے محبت کرتے ہیں، ان کی تعظیم کرتے ہیں اور ان کے مقام و مرتبہ کا اعتراف کرتے ہیں، کیونکہ یہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم ہے۔ لیکن یہ محبت ہمیشہ قرآن و سنت کی مقرر کردہ حدود کے اندر رہتی ہے۔ ہم اہلِ بیت کی عبادت نہیں کرتے،

انہیں الوہیت یا خدائی صفات کا حامل نہیں سمجھتے، بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے، رسول اللہ ﷺ کے خاندان کے معزز افراد اور امت کے عظیم پیشوا مانتے ہیں۔

اسی طرح اہلِ بیت سے محبت کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ہم صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کریں یا ان کے مقام کو کم کریں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں صحابہ کرام کی تعریف فرمائی ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے ان سے محبت کی اور ان پر اعتماد فرمایا۔ خود اہلِ بیت نے بھی صحابہ کرام کے ساتھ محبت، احترام اور تعاون کا تعلق رکھا اور مل کر اسلام کی خدمت کی۔ اس لیے اہلِ سنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ اہلِ بیت اور صحابہ کرام دونوں اسلام کے عظیم ستون ہیں، اور دونوں کی محبت ایمان کا حصہ ہے۔

ہم حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت اور سانحۂ کربلا کو انتہائی دکھ اور احترام کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔ یہ اسلامی تاریخ کے سب سے المناک واقعات میں سے ایک ہے۔ لیکن اسلام ہمیں غم منانے کا بھی مہذب اور شرعی طریقہ سکھاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے نوحہ کرنے، چہرہ پیٹنے، گریبان چاک کرنے اور اپنے جسم کو نقصان پہنچانے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری، مسلم)

اس لیے امام حسین رضی اللہ عنہ کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کا بہترین طریقہ یہ نہیں کہ انسان خود کو اذیت دے یا غیر شرعی رسومات اختیار کرے، بلکہ یہ ہے کہ ان کے صبر، استقامت، حق گوئی، عدل، قربانی اور اللہ و رسول ﷺ کی اطاعت کو اپنی زندگی کا حصہ بنائے۔ یہی اہلِ سنت والجماعت کا معتدل اور متوازن راستہ ہے۔

5۔ آج ہم اہلِ بیت کی تعظیم کیسے کریں؟

اہلِ بیت سے ہماری محبت صرف زبان تک محدود نہیں ہونی چاہیے بلکہ ہمارے کردار اور عمل میں بھی نمایاں ہونی چاہیے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ان سے مخلصانہ محبت کریں، رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اہلِ بیت پر کثرت سے درود شریف بھیجیں، جیسا کہ درودِ ابراہیمی میں ہمیں سکھایا گیا ہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ ہمیں اہلِ بیت کی سیرت کا مطالعہ کرنا چاہیے، اپنی نئی نسل کو ان کے ایمان، تقویٰ، قربانی، علم اور اعلیٰ کردار سے روشناس کرانا چاہیے، اور ان کی عبادت، تواضع، صبر، سخاوت، عدل اور اسلام کی خدمت کو اپنی زندگی کا نمونہ بنانا چاہیے۔ اسی طرح ان کی عزت و ناموس کی حفاظت کرنا، ان کے بارے میں بے ادبی، جھوٹے الزامات یا ان کے حقوق سے غفلت سے بچنا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ ہمیں ہر قسم کے غلو اور افراط و تفریط سے بھی بچنا چاہیے، نہ ان کے مقام کو شریعت کی حدود سے بڑھائیں اور نہ ہی ان کی فضیلت کو کم کریں۔

اہلِ بیت نے اپنی پوری زندگی امتِ مسلمہ کی ہدایت، اصلاح اور اتحاد کے لیے وقف کر دی۔ اس لیے ان کی حقیقی تعظیم کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم قرآن و سنت کو مضبوطی سے تھامیں، امت میں اتحاد و اخوت کو فروغ دیں، فرقہ وارانہ نفرت اور تعصب سے بچیں، اور اپنے کردار میں انہی اعلیٰ اخلاق کو پیدا کریں جن کی وجہ سے اہلِ بیت ہمیشہ کے لیے امت کے لیے مشعلِ راہ بن گئے۔

اختتامیہ:

اہلِ بیتِ اطہار کو اسلام میں ایک منفرد اور بلند مقام حاصل ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے محبوب رسول حضرت محمد ﷺ کے اہلِ خانہ ہونے کا شرف عطا فرمایا۔ قرآنِ مجید ہمیں ان سے محبت اور ان کی تعظیم کا حکم دیتا ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے بھی بار بار اپنی امت کو اہلِ

بیت کے حقوق ادا کرنے اور ان کی عزت وتکریم کی تلقین فرمائی۔ تاہم ان کی فضیلت صرف نسب کی بنیاد پر نہیں تھی، بلکہ ان کے ایمان، علم، تقویٰ، قربانی اور اسلام کے لیے بے مثال خدمات کی وجہ سے تھی۔ اس لیے اہلِ بیت سے محبت کرنا ہمارے ایمان کا حصہ اور رسول اللہ ﷺ سے محبت کا عملی اظہار ہے۔

اسی کے ساتھ اسلام ہمیں اعتدال اور توازن کی تعلیم بھی دیتا ہے۔ ہم اہلِ بیت سے محبت کرتے ہیں لیکن ان کے مقام میں غلو نہیں کرتے۔ اسی طرح ہم صحابۂ کرام کی بھی عزت وتکریم کرتے ہیں، کیونکہ اہلِ بیت اور صحابہ دونوں نے مل کر اسلام کی حفاظت، اشاعت اور آنے والی نسلوں تک اس کی صحیح تعلیمات پہنچانے میں بنیادی کردار ادا کیا۔ ہم حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی عظیم شہادت کو انتہائی احترام اور غم کے ساتھ یاد کرتے ہیں، لیکن اپنے غم کا اظہار بھی قرآن وسنت کی تعلیمات کے مطابق صبر، وقار اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے کرتے ہیں۔ اہلِ بیت کی حقیقی تعظیم صرف ان کی تعریف کرنے میں نہیں، بلکہ ان کے نقشِ قدم پر چلنے میں ہے۔

آیئے! ہم ان کی سیرت کا مطالعہ کریں، اپنی اولاد کو ان کی قربانیوں اور کردار سے روشناس کرائیں، رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اہلِ بیت پر کثرت سے درود بھیجیں، اور ان کی عبادت، عاجزی، عدل، صبر، خدمتِ خلق اور اخلاص کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ اگر ہم قرآنِ مجید، سنتِ نبوی ﷺ اور اہلِ بیت کی مبارک میراث کو مضبوطی سے تھام لیں تو نہ صرف ہمارا ایمان مضبوط ہوگا بلکہ امتِ مسلمہ میں اتحاد، محبت اور اخوت بھی فروغ پائے گی، اور ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے زیادہ قریب ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو اپنے محبوب نبی کریم ﷺ، آپ کے اہلِ بیتِ اطہار اور صحابۂ کرام کی سچی محبت سے بھر دے، اور ہمیں ان سب کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یا رب العالمین۔